جلد۱۰شمارہ۱۶، ۲۰۲۳

Article

A Research of “Sanskrit Urdu Lughat” and study of Sanskrit as Eastern Poetics

سنسکرت اردو لغت: مؤلفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد انصار اللہ اور سنسکرت کا بطور مشرقی شعریات تحقیقی مطالعہ

Dr. Jamil-ur- Rehman*[1], Dr. Abid Khurshid[2]

[1] Head of Department of Urdu, Punjab Curriculum & Text Book Board, Lahore

[2] Assistant Professor, Ghazi University, Dera Ghazi Khan

*Correspondence: drmalikjamil@gmail.com

[1] ڈاکٹر جمیل الرحمان، [2]ڈاکٹر عابد خورشید

[1] صدر شعبہ اردو، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، [2]اسسٹنٹ پروفیسر، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان

Abstract: The "Sanskrit Urdu Luaghat" dictionary, created by Prof. Dr. Mohammad Ansar Ullah, is an excellent resource for understanding the connections between many languages from various historical periods and geographic locations. The ancient sub continental language of Sanskrit has long been the medium of religious aristocracy and dogma. As time passed on, it was only rarely employed. Regarding regional tongues and Urdu as well, Sanskrit is highly authoritative. Several words that are often used and understood at the local level in Urdu and other languages have been attempted to be understood in this article.
Moreover , Poetics of Sansikrat have been discussed by the great linguist Dr Gopi chand Narang, he has claimed in his writings that Eastern scholars had already presented their valuable thoughts about the basic concepts of linguistics but no one has acknowledged in the presence of Western thoughts namely "Magharbi sheryaat", likewise Amber Bharanchi has also added and elaborated the versatility of Sansikrat as a language and literature.

Keywords: Linguistics, Sanskrit, Local Languages, Biraj Bhasha, Old Civilization, diction, etymology, semantics, Languages theories and Philosophies, Prakrit, Plautus, Structure

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:15-06-2023
Accepted:25-06-2023
Online:30-06-2023

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

لسانیات نہ صرف زبانوں کا مطالعہ ہے بلکہ یہ ایسا علم ہے جو اس بات کو باور کراتا ہے کہ ہم روز مرہ زندگی میں زبان کو کس طرح استعمال میں لاتے ہیں۔ لسانی ماہرین اب بھی زبانوں کے مختلف پہلوؤں پر کام کر رہے ہیں تاکہ انہیں فرسودہ یا تاریخی ورژن کے بجائے جدید اور قابل عمل بنایا جا سکے۔ اردو زبان میں، ماہرین لسانیات کے درمیان دیگر زبانوں اور لہجوں کو شامل کرنے اور اردو کو مزید جامع بنانے کے بارے میں تا حال گفت گو جاری ہے۔ ماضی میں اردو زبان کے ماخذ میں عربی اور فارسی کی بڑی اہمیت تھی اور نئی تشکیل پانے والی زبان کے دامن میں عربی اور فارسی کے ثمر تو موجود تھے لیکن سنسکرت سمیت دیگر مقامی زبانوں اور بولیوں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی رہی جس قدر ان کی اہمیت اور ضرورت تھی۔ اردو کے لیے یہ اچھا ہے کہ اسے صرف ایک علاقے، مذہب یا نسل تک محدود نہ رکھا جائے۔ لوگوں کی طرح زبانوں کو بھی روایات اور عقائد کی تنگ نظری سے یقیناً روکا جا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سنسکرت جیسی اہم زبان محض مذہبی عقائد، عبادات اور رسوم تک محدود ہونے کی وجہ سے عوامی زبان کا درجہ اور مقام حاصل نہ کر سکی ۔ لفظ سنسکرت کا مطلب اصلاح شدہ، پورا کیا گیا، چمکایا گیا،پکایا ہوا اور پاک شدہ ہے ۔(۱)تاریخی طور پر اس بات کے شواہد ملتے ہیں کہ مغلوں کے آنے سے پہلے سنسکرت کو دربار اور سرکار میں وہی حیثیت حاصل تھی جو بعد میں مغلوں کے آنے کی وجہ سے عربی،فارسی اور اردو کو حاصل ہوئی۔۔ اِس ضمن میں شان الحق حقی نے لکھا ہے" :جہاں تک سنسکرت کا تعلق ہے ، یہ بات اب محتاجِ ثبوت نہیں کہ اس دور میں بھی جب کہ درباری و ثقافتی زبان سنسکرت کو اتنا مالا مال کیا ، اپنے گھر میں پراکرت ہی بولتا تھا۔ یہ لسانی تاریخ کی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ آخر کار بازار کی زبان دربار کی زبان پر غالب رہتی ہے۔ آج کی شائستہ زبانیں ایک زمانے میں بازار ی بولیاں ہی تھیں۔، جیسے کہ فرانسیسی ، ہسپانوی اور جدید اطالوی جنھوں نے کلاسیکی لاطینی کی جگہ لے لی اور وہ ایک تاریخی ترک بن گئی ، وہ گھی اس بناپر کہ سنسکرت کی طرح اسے بھی کچھ مذہبی تقدس حاصل تھا۔(۲)

شان الحق حقی اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ پراکرت سنسکرت سے آئی ہے۔ سنسکرت ایک ایسی زبان ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں کی طرح بدلتی رہی اور مقامی بولیوں سے متاثر ہوئی۔بعض ماہرین کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ سنسکرت اور ہندی دو مختلف زبانیں نہیں بلکہ ایک ہی زبان کے دو مختلف نام ہیں۔ کچھ لغت نگاروں) پلیٹس اور فیلن (نے لکھا ہے کہ اردو) دوسری زبان (میں الفاظ ہندی اور سنسکرت سے کیسے آتے ہیں، جبکہ دوسروں نے اس پر اتنی توجہ نہیں دی ہے۔(۳) (سنسکرت اور ہندی دونوں کو جاننا اور سیکھنا ضروری ہے، اور ان کو نظر انداز کرنا یا ترک کرنا مناسب نہیں ۔ اگرچہ ہندوستان میں سنسکرت پر بہت کام ہو چکا ہے لیکن اب بھی اس پر بہت سا کام ہونا باقی ہے ۔اردو زبان میں پہلی بار ڈاکٹر محمد انصار اللہ اپنی کتاب" سنسکرت اردُو لغت "شائقین کے لیے سامنے لائے ہیں اس لغت میں تقریباً دو ہزار سنسکرت الفاظ کی فہرستیں اردو رسم الخط میں پیش کی گئی ہیں ۔ (۴) پروفیسر ظہیراحمد صدیقی نےاس لغت کو سرمایۂ اردو کے لیےخوش آئند قرار دیا اس کے ساتھ ہی اس کو وسعت دینے پر اصرار کرتے ہوئے لکھا ہے:

" اِس لغت کا دائرہ محض مہرشی شیو برت لال ورمن کی تصانیف کے گرگھوم رہا ہے مناسب ہوگا اگرانصار اللہ صاحب اس دائرہ کو وسیع کر دیں اور اس کے ساتھ ، ایسے الفاظ کی ایک فہرست الگ بنا دیں جو اُردو کے لیے قابل قبول ہیں یا اُردو میں استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ کا م اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے مفید ہوگا نیز سیاست نے جو زبانوں کے درمیان مغائرت کی دیواریں کھڑی کر دی ہیں ان کو اگر توڑا نہیں جا سکتا جب بھی ان میں شگاف تو ضرور پیدا ہو جائے گا ۔ یہ دونوں زبانوں کے لیے شگون نیک ہوگا۔

(۵)

پروفیسر ڈاکٹر محمد انصار اللہ نے اپنے مبسوط مقدمہ میں سنسکرت زبان کے وجود کا سراغ تاریخی ،تہذیبی حوالوں سے لگایا کہ کس طرح آریاؤں اور دراوڑوں کے مابین تہذیبی ، لسانی لین دین ہوااور سنسکرت جیسی زبان کو فروغ حاصل ہوا۔ان کے مطابق اس زبان کی ترویج اور بولنے چالنے میں صرف ہندو ہی پیش پیش نہ تھے بلکہ مسلمان علماءاور صوفیا نے تبلیغ ِ دین کے لیے اس زبان کو سیکھا اور برتا۔سنسکرت زبان کا رسم الخط،تلفظ اور املامرورزمانہ کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ مذہبی زبان ہونے کے ناتے تمل، ملایالم، تیلگو اور نندی ناگری)دیوناگری(یا برھمی) براہمی(رسم الخط میں سنسکرت زبان کو محفوظ کر دیا گیا۔گیتا، اپنشد،الوپنشد تک ہی یہ زبان محدود نہ رہی بلکہ سنسکرت زبان سے دیگر زبانوں اوردیگر زبانوں سے سنسکرت زبان مین ترجمے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

البیرونی نے ”کتاب الہند“ لکھ کر سنسکرت اور اس ملک کے حالات و معاملات سے واقفیت بلکہ مہارت کا عمدہ ثبوت پیش کیا۔ سلطان محمود غزنوی نے سکّوں پر سنسکرت زبان میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ لکھوا کر نہ صرف اس زبان کو سلطنت کی زبان کا درجہ عطا کیا بلکہ ان سکوں کے توسط سےاِسلامی عقائد کو ہندوستانیوں کی گرہوں میں بھی بندھوا دیا تھا۔(٦)یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قرآنِ پاک کا زبانِ سنسکرت میں ترجمہ کیا گیااور رئیسۂ بھوپال شاہجہان بیگم نے" خزانہ اللغات)" چھے زبانوں کا لغت کے نام سے ایک لغت شائع کیا تھا۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی زبان کا راستہ قومی ، مذہبی تعصبات کی بنیاد پر مسدود نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر محمد انصاراللہ نے اس لغت کی بنیاد تو مہرشی شیورت لال ورمن کی ان تصانیف پر رکھی جو سنسکرت سے اُردو کے قالب میں ڈھلیں۔ تاہم فاضل مصنف نے اپنے تئیں ان الفاظ کو بھی جگہ دی جو ہمارے میڈیا پر بالعموم استعمال ہوتے ہیں جنہیں اردو دان طبقہ بھی بہ آسانی سمجھ بھی لیتا ہے۔ یہاں مہرشی شیورت لال ورمن کی سنسکرت سے اُردو میں ترجمہ شدہ کتب کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

١۔ اپنشدوں کا فلسفہ یا اپنشد بھومیکا، امرتسر ، جولائی ١٩٦٢ء

٢۔ ایتریہ اپنشد ، الہٰ آباد ۔ ،مارچ ١٩٦٨ء

٣۔ پنچ وشی اُردو، لاہور، ١٩١٧ء

۴۔ چھا ندوگیہ انپشد، الہٰ آباد، جنوری تاجون١٩٢٩ء

۵۔ راج یوگ، لاہور، طبع اوّل

٦۔ سویتا سوتر اپنشد ، الہٰ آباد ، اپریل ١٩٢٨ء

٧۔ شریمد بھگوت گیتا، سکندرآباد١٩٧٧ء

٨۔ قدیم آریاؤں میں علم تحریر کا رواج ، ہریدوار١٩٠٣ء

٩۔ کوشتکی برھمن اپنشد ، الہٰ آباد ، اکتوبر تا دسمبر ١٩٣٨ء

١٠۔ مہاراماین، گورکھپور، ١٩٣٨ء

١١۔ میتری اپنشد ، بنارس ، مئی ١٩٢٨ء

١٢۔ وضعدار موتی، لاہور، ١٩٢٨ء

لغت میں درج الفاظ کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ۔ فہرست الفاظ میں ان لفظوں کا مطالعہ بڑا دلچسپ ہے جو اُردو زبان کے ساتھ پاکستان کے دیگر خِطو ں میں آسانی سے سمجھے جا سکتے ہیں ۔ قبل ازیں حافظ محمو شیرانی نے" بابر نامہ"،"آئینِ اکبری"اور" توزکِ جہانگیری "میں سنسکرت الاصل الفاظ

کی نشاندہی کی تھی جو سرائیکی زبان بولنے والوں کے ہاں عام استعمال ہوتے ہیں۔)ے(سنسکرت اُردو لغت سے ان الفاظ کی فہرست پیش ہے جو اس بات کے لیے دلیل ہے کہ یہ الفاظ اُردو بولنے والوں کے لیے کچھ اجنبی نہیں۔

آلس)سُست۔ کاہل ص۲۱(، اُپدیش)نصیحت۔ وعظ ص۲۳(، اداس) پریشان ص۲۵(، اِشٹ۔ اشٹانگ)آٹھ اعضاوالا ۔ چھٹانک ص۲۸(آگن،اَگنی) آگ۔ ص۲۹(انّ)اناج۔غذاص۳۰(،انگ)حصّہ۔عضوص۔عضوص۳۱(اَنگل)انگشت۔انگلی۔ص۳۱(ایکتا یک سانیت ۔ اتحاد ص۳۴(،بانجھ)بغیر دودھ کی۔ص۳۵(، بَل)طاقت ص۳۶(،بندھ)باندھنا۔ جکڑنا ص۳۶ (،بھا) آگ ۔ چمکنا۔ روشنی ص۳۶(، بَھسمن)راکھ۔ خاک ص۳۷(، بھوگ)) بھج۔ کھانا(کھانا پینا۔ بھگتنا۔ برداشت کرنا ص۳۸(بھیل ، بھیلو)ریچھ۔ بھالو ص۳۸(پاپ) گناہ ص۳۸(،پُران ، پرانا)ماضی کے قصے ص۴۱(، پور)جسم ، شہر ص۴۴(، پوَن)ہوا ص۴۴(، بَھل)ثمر ۔ نتیجہ ص۴۵(تڈ) ماردھاڑ۔ ص۴۵(، تَپ)اگ۔ گرمی۔ سورج ص۴۵(تھتکار)تھو تھو کرنا ص۴۷(، جاپ) دعاکرنا۔ تسبیح کرناص۴۷(،جَل)پانی۔ چراغ کی لو ص۴۸(، جھنکار) جھنجھناہٹ ص۴۹(، چَر) گھاس چرنا، کھانا ، مشق کرنا ص۵۰(، چِنتا)فکر۔ غور ص۵۰(، چول) اٹھاناص۵۱(، چیلم ، چیلا)لباس ، خادم ص۵۱(، چھایا)سایہ ، چھاؤں ص۵۱(،داس)مرید۔ غلام ص۵۲(، درشن) دیکھنا ص۵۲(، دُو)دو۔دونوں ص۵۳(، دُویت)دُوئی۔ شرک ص۵۴(دیو)جو دنیا کو تماشاگاہ سمجھ کر کھیلتا ہے ص۵۴(، دیوتا)چمکنے والا، دیو کی مورت ، آفتاب ص ۵۴(، دھرم) جو بات دِل سے اختیار کی جائے۔ مذہب ص۵۵(، ڈمرو) ڈگڈگی ص۵۶(، ڈوم) ہندوؤں کی بہت نیچی ذات یہ بین بجاتےاور تھرکتے ہیں ۔ ص۵۶(، ڈھور)جانور ۔ مویشی ص۵۴(، راج) سردار۔ راجا ص ۵۴(،راش ، راشی) بارہ بروجِ آسمانی، اعلاد ، ڈھیر ، کھلیان ، ذخیرہ ص۵۴(، رام) حسین، محبوب ، سانولا ص۵۷(، رَس)جوہر، عرق،پانی ص۵۴(، رسیہ)رس والا، پسندیدہ ص ۵۸(، رِشی) روشنی کی کرن، سنیاسی، نیک روح ص ۵۸(، روپیہ)چاندی یا سونے کا سکہ ص۵۹(،رُوپ) جسے دیکھا جاسکے ۔ صورت ص۵۹(سادھ ، سادھو)سادھنا کرنےوالا ، عمدہ ، مقدس ص۶۰(، ساگر)سمندر۔ بحر ص۶۰(سانجھ) شام ، دن کا آخر ص۶۱(، سایہ) شام ، آخر ص۶۱ (سجن)عزیز ۔ رشتہ دار ص۶۲(سرنگ)زمین کے نیچے کھود کر بنایا ہوا رستہ ص۶۲(، سوروپ ، سُروپ) اپنی صورت ۔ حُسن ص۶۲(سندیش، سندیسا) پیغام ۔ خبر ص۶۵ (سواد)مزا ۔ لذت ص ۶۶ (، سوموار) دو شنبہ۔ پیر ص۶۷(، سُوَیمبَر)اپنے لیے بر یعنی شوہر انتخاب کرنا ص۶۸(، شانت، شانتی)سکون ، خاموشی ص۶۸(،شبد) آواز ۔ لفظ۔ شعر کی ایک قسم ص۶۸(، شِری) حسن ۔ عظمت ص۷۰ (شکنتلا)مشہور ڈراما۔ مینکا پری کی بیٹی ص۷۰ (شلوک) تحسین کرنا، شعر، ضرب المثل ص۷۰(، کاٹھ، کاٹھی)جسمانی ساخت ص۷۲ (، کال) وقت۔ رُت۔موت کا دیوتا ص۷۲(کانٹر)ایک آنکھ والا ۔ کانا ص۷۲(، کَشٹ)دکھ۔ تکلیف ص۷۴(،کَل)مشین(، کَلنک)داغ۔ کالا دھبا۔ بدنامی ص۷۴(، کھاٹ) ارتھی جِس پر مُردہ کو رکھ کر چِتا تک لے جاتے ہیں ص۷۶(، کھاد) کھانا ۔ نگلناص۷۷(، کھنڈت)برباد۔ ٹکڑے ٹکڑے ص۷۷ (، گا)چلنے والا۔ شلوک ۔ شعر۷۸(، گاتر، گویا)موسیقار ص۷۸ (، گال) گالی ۔ بد کلامی ص۷۸ (، گمبھیر)گھنا، گہرا۔ سنجیدہ ص۷۸(گرنا)متحرک ہوناص۷۹ (، گرنتھ) کتاب۔ دولت سرمایہ ص۷۹ (، گلّ(گلا۔ گردن (گُن ، گُنٹر) وصف اچھا اور بُرا ص۸۰(، گوتم) جنت کی خواہش میں تھکا ہوا ۔رشی۔ بُدھ ص۸۰(، گورو، گرو) گری بولنا۔ وعظ و تلقین کرنے والا ص۸۱(،گُپھا)گڑھا ۔غار۔ بِل۔ چھپنے کی جگہ ص۸۱ (، گیان) معرفت۔ علم عرفان ص۸۱ (، گیتا ، گیت)مکالماتی نظمیں۔ گیتاص۸۱(، گھاس)خوراک (لالا) تھوک ۔ رال ص۸۲ (، بوجھ) لالچ ۔ حرص ص۸۳ (، لوک) نظام عالم ۔ سیارہ ۔ جنت اور جہنم ص۸۳ (، لونٹر ، لوَن) کھاری۔ نمکین ۔محبوب ۔ جہنم کا ایک طبقہ ص۸۴ (،مالا)ہار۔لڑی ص ۸۵(،مانس) گوشت ص ۸۵(لوہ)لال رنگ کا ، تانبے یا لوہے کا بنا ہوا ص۸۴ (لیپ) ابٹن ۔ مرہم ص۸۴ (، لیلا) کھیل۔تماشا ص۸۴ (، ماس) مہینا۔ بارہ کا عدد ص۸۵(، مانسِک) قصائی ص۸۰(، مایا) طلسم ۔ خیال۔ فریب۔ جعل ص۸۰ (، مَچھ) مچھلی ص۸۶ (، مَس)سیاہی۔ کاجل۔ سرمہ ص۸۶ (، مکت) چھٹکارا۔ نجات ص۸۶ (، مکھیا) سردار ۔ بڑاص۸۷ (، مَل) میل ۔ گندگی۔ گوبر ص۸۷(، ممتا) دل کا جذبہ ۔ اپنا نفع ص۸۷ (، مَلیچھ)غیر

مہذب ۔ پردیسی ۔ غیر آریہ ۔ ناپاک ص۸۷(، مُنش) من والا ۔ سوچنے والا۔ آدمی ص۸۸ (، مَنش) دل ۔ فہم۔عید۔ خواہش ص۸۸(، موہ) غشی ۔ بے ہوشی ۔ دکھ ۔ دھوکا۔ غلط فہمی۸۹(، موہن) بے قرار کرنے ولا ۔ پرکشش۔ دلفریب ص۸۹(، مہابھوت) پانچ ہیں : آسمان ۔ زمین۔ ہوا۔آگ اور پانی ص۸۹(، ناتھ) خدا۔ محافظ۔ بیل کی ناک میں ڈالا ہوا رسہ ص۹۰(، ناٹ) رقص ص۹۰ (،ناج) اناج۔ غذاص۹۰(، ناستک) بدمذہب۔ بے دین۔ دہریہ ص۹۱(، ناگ) سانپ۔ کالاسانپ ۔ ایک خیالی دیوتا جِس کا سر آدمی کا باقی دھڑ سانپ جیسا ہے اور جو پاتال میں رہتا ہے ص۹۱(، نام) اسم ص۹۱ (،نا وا) کشتی۔ ناؤص۹۲ (نِت) ہمیشہ ۔ دائم ص۹۲ (، نرِمل) شفاف۔ صاف(، نرکس)بے مزہ ۔ پھیکا(، نروان) پھونک مار کر اڑادینا۔ دائمی سکون۔ نجات ص۹۳ (، نمسکار، نَمسیتَ)سر جھکانا ۔ پوجا کرنا ۔ مؤدبانہ آداب ص۹۴(، نہیہ) نہیں۔ قطعی نہیں ص۹۴(، نیہِہ) محبت۔ تعلق ص۹۰ (، واگا) واگ ۔ باگ۔ لگام ص۹۶ (، وانٹر)بان ص۹۶ (، وچار، بچار)فکر۔ غور۔ خیال ص۹۷(، وچارک) غور کرنے والا۔ فیصلہ کرنے ولا ص۹۷ (وَس)بَسنا ۔ رہنا۔ ٹھہرناص۱۰۰ (،وَن، بن) جنگل ص۱۰۲(یوگ، جوگ)حقیقت تک پہنچنے کا طرزِ عمل اور فلسفہ ، عبادت ۔ یکسوئی ص۱۰۸)۔

سنسکرت زبان سے آنے والے ان الفاظ کو ہمارے خطے کے لوگ نہ جانے کتنی صدیوں سے بِلا سوچ سمجھے بولتے چلے آرہے ہیں۔ لفظ کبھی بھی مجرد اورحادثاتی طور پر جنم نہیں لیتے بلکہ ان کے عقب میں ایک بھر پور تاریخی روایت، مِتھ(Myth)اور تہذیبی شعور موجود ہوتا ہے۔ تاریخِ عالم اور تاریخ اِنسان پر نظر رکھنے والے لسانی شناختوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے ۔

ہندوستان کی دیگر زبانوں جن میں مراٹھی ,بنگلا ,برج بھاشا اور اودھی شامل ہیں ,کا شعر و ادب بھی سنسکرت شعریات سے متاثر نظر آتا ہے جب کہ اردو ہندی اختصاص اپنی جگہ معنویت کا حامل ہے .عنبر بھراءچی اردو ہندی کے ارتقاء کے حوالے سے لکھتے ہیں:

جب اردو ارتقاء پذیر تھی اور ہندی کھڑی بولی نے ابھی ابھی آنکھ کھولی تھی ..بہرحال برج بھاشا اور اودھی کی ان تصانیف کو ریت کال اور بھکت کال ک پر ہندی والوں نے انھیں ہندی میں شامل کر لیا ,یہ ان کی عقل مندی کم اور زمانہ شناسی زیادہ تھی اور اس طرح ایک وسیع پس منظر میں ہندی کھڑی بولی میں اردو کی کی طرح اپنا الگ تشخص قائم کیا -تسلیم اردو کا ارتقاء کا سپاہی تھا مگر اگر تم ہندی کھڑی بولی کا کا یہ روح چوری کوششوں کا کا نتیجہ تھا یہ واقعہ شاہ برج بھاشا اور ابدی زبانوں کی بادشاہت چاہت راحت اور اردو کی کی شہزا دگی کے بعد کا ہے-(۸)تاہم ہم اس نظریے کو کو بھی انہیں مضبوط نہیں کیا جا سکتا کتا زبان کی کشادگی اپنے برتاؤ سے جھلکتی ہے زبان کا پس منظر اپنے جغرافیے سے سے کسی طور الگ نہیں کیا جا سکتا چاہے ثقافتی عوامل افراد یا معاشرے میں کنفرم بھی ہو ہو آگے چل کر بھراءچی لکھتے ہیں - اردو کے شروعاتی قید اور میں علاقائی زبانوں کے شریعتی عناصر سے جو براہ راست سنسکرت شعریات سے متاثر تھے اردو والوں نے حد درجہ دلچسپی دکھائی لیکن بعد میں اس بات کے ردعمل نے اس میل ان کو بری طرح مجروح کیا بار حال لال اردو نے بلاواسطہ سنسکرت سے بھی اثرات قبول کیے کیونکہ اس کی جڑوں میں شمالی ہند کی علاقائی زبانوں کی شعریات جو براہ راست سنسکرت شعریات سے متاثر ہو کر آبیاری کی تھی (9)-لغت پر میں پہلی سنجیدہ کوشش مولوی حبیب الرحمن شاستری فاضل الحیاۃ سنسکرت لیکچرر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ، نے کی- برصغیر پاک وہند کی کی تہذیب میں دیگر عناصر اور عوامل کے ساتھ ساتھ ساتھ زبان کی اہمیت سے سے انکار نہیں کیا جاسکتا - اردو و پاک و ہند کی زبانوں کا تعلق میل لمبی فارسی زبانوں کے ساتھ ساتھ سنسکرت پراکرتوں اور پالی جیسی گرانقدر زبانوں کے ساتھ ہوا ماضی میں سنسکرت اور پالی جاتی ہیں زبانیں محض مذہبی زبانی نہیں تھی بلکہ انہوں نے دربار میں بھی اپنا مقام بنا لیا تھا اور درباری زبان کے طور پر مروج نہیں نہیں لہذا یہ کہنا بجا ہوگا کہ بنگلہ مراٹھی گجراتی اور ہندی زبانوں کی طرح اردو کا سنسکرت سمیت پالی پراکرتوں اور بھرنشوں پر حقائق ہے ہے اردو ادب کو نہ صرف سنسکرت کی لفظیات سے سے انسلاک اہم تھا بلکہ سنسکرت شعریات کے پہلو بہ پہلو سنسکرت ہندی ادب سے استفادہ بھی اردو ادب کو ثمربار کرنے کا موجب ہوا ہوا جہاں تک سب

سے گہرا شعریات کا تعلق ہے تو کشمیر میں موجود سنسکرت کے علمائے ادب نے اسے زرخیز بنانے میں میں اپنا کلیدی کردار ادا کیا یا ماہرین کا خیال ہے کہ سنسکرت نے قبل از اسلام کی فارسی شاعری ادبی روایات سے استفادہ کیا ہو گا اور اس سے پہلوی اور قدیم فارسی زبانیں سنسکرت کی بہن رہی ہیں یہی بدقسمتی یہ ہے کہ یہ شعری سرمایہ یہ قصہ پارینہ میں معدوم ہو گیا- مذکورہ لغت میں اس پہلو سے تلاش و جستجو کر سکتے ہیں ہیں- سنسکرت کی شعریات بھی پوری آب و تاب کے ساتھ ساتھ کارفرما رہی ہیں -اچاریہ برتھ دوسری صدی قبل مسیح یہ سے پنڈت راج جگنات لغت اٹھارویں صدی 18z وی صدی تک کی سنسکرت شعریات کا کا دو ہزار سال کا کا فکری سفر ہے(10) عہد حاضر میں میں ساختیات پس ساختیات کے مباحث کا چلن عام ہے ہے ڈاکٹر گوپی چند نارنگ جنگ میں اس میں مشرقی شعریات کی کی اصطلاح کو منسلک کر دیا ہے اور انہوں نے اپنی تصنیف ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات کا مقصد یہی بتایا ہے کہ مغرب کی ادبی تھیوری کو اپنانے کے ساتھ اپنی مشرقی روایت کو بھی مدنظر رکھا جائے کیونکہ اس میں مشرقی روایات کا اہم کردار رہا ہے مثلا وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں زیر نظر متن کا مقصد یہی ہے کہ فلسفہ لسان، ردتشکیل کے فلسفے معنی کے تناظر میں یہ دیکھا جائے کہ اس بارے میں ہندوستانی روایت میں کیا سوالات اٹھائے گئے ہیں اور ہندوستانی ذہن کا موقف کیا رہا ہے اس نظر سے جب ہم نے ہندوستانی فکری روایت اور شعریات کا جائزہ لیا تو منفرد نتائج سامنے آئے یعنی مغرب میں میں جو نقاد حسیاتی فکر و فلسفے بالخصوص بدھ فلسفی میں سب سے پہلے زیر غور رہے ہیں (11) یہ خیال بھی وجہ ہے کہ سنسکرت شعریات پر زیادہ تر کام شیو برہمنوں نے کیا لیکن سارا کریڈٹ ان کو نہیں دیا جا سکتا دودھ ارے یعنی برہما پترا اور غیر برہمن ذرا نے بھی اہم کردار ادا کیا ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے شبد اور ارتھ یعنی لفظ اور معنی کو سختی سے تعبیر کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ اٹھائے گئے سوالات ان کی ساری توجہ، زبان کی ساخت کو قائم کرنے اور زبان کا نظام متعین کرنے پر تھی وہ لکھتے ہیں ، لفظ کی تبدیلیوں کی بحث اتنی نہیں اٹھائی جتنی لفظوں کے تصرفات کی شکلوں اور ان کے رشتوں کو مضبوط کرنے پر توجہ کی ہے ہندوستانی روایات میں اس بات کو بھی تسلیم کیا جاتا رہا ہے کہ تاریخی معنی پر وہ معنی مقدم ہے، جو رائج ہے - گوپی چند نارنگ کا یہ شکوہ وہ ایک طرف مغرب سے ہے کہ اہل مغرب نے ہمیشہ اہل تشیع کا ماضی استحصال کے ساتھ ساتھ فکری استحصال بھی کیا (12)اور کبھی کسی مقام پر ان باتوں کا اعتراف نہ کیا کہ جس علمی اور ادبی پہلو پر مشرق نے بہت پہلے کچھ کہہ رکھا ہو ایسا رویہ علمی دیانت اور وسعت نظری میں نہیں آتا اس کے ساتھ ہی دوسرا شکوہ ان پاک وہند کے ماہرین لسانیات سے بھی ہے کہ وہ یہ دعوی تو کرتے ہیں کہ لسانی نظریات اور مباحث کے نشانات برصغیر کی قدیم زبانوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن اس سے استدلال کے لیے انہوں نے کوئی ثبوت مہیا نہیں کیا -ان کا یہ رویہ مغرب سے دور ہونے پر ہے، سنسکرت لغات میں میں جو حلیہ بگڑا وہ سب کچھ اردو کے جنم لینے سے بہت پہلے پراکرت اور اپ بھرنش کے ہاتھوں ہو چکا تھا مختصر یہ کہ اردو کا سنسکرت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں رہا ،یہی حال عربی کا ہے اردو کے ابتدائی اور بعد کے عہد میں جو عربی لفظ اس میں پائے جاتے ہیں وہ فارسی کے ذریعے اردو میں آئے کیونکہ عربی الفاظ بہت کچھ فارسی میں سموئے جا چکے تھے-(13)

تاہم یہ پہلو بھی اہمیت کا حامل ہے کہ سنسکرت کا نہ صرف ہندوستان کی بیشتر زبانوں سے باہمی ربط مستحکم رہا ہے بلکہ ایشیاءاور یورپ کی کئی زبانوں سے اشتراکات پر بھی کام ہوا ہے،اور یہ محض صوتی نظام کو منقلب کرنے تک محدود نہیں بلکہ یہ مابین مماثلت اکائی در اکائی توضیحی نوعیت کا ہے۔تقابلی السنہ کے ماہرین نے مآخذ کی حد تک جو شعور اخذ کیا ہے اُس سے تصور کے انواع اور نظریے کی تشکیل کا انحصار یا انکشاف کا مرحلہ زیادہ دشوار نہیں رہتا۔

حوالہ جات:

1-محمد انصار اللہ ، ڈاکٹر ، سنسکرت اردُو لغت ، مقتدرہ قومی زبان، اِسلام آباد، طبع دوم۲۰۰۷،ص۶۵
2۔ شان الحق حقی ، لسانی مسائل و لطائف مشمولہ مضمون اردُو اور سنسکرت ،مقتدرہ قومی زبان، اِسلام آباد، طبع اوّل ۱۹۹۶ء،ص۱۱۳-۱۱۴
3۔ ایضاً ص۱۱۷
4- جمیل جالبی، ڈاکٹر،پیش لفظ مشمولہ سنسکرت اردو لغت مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع دوم2007 ، ص4
5۔ ظہیر احمد صدیقی، پروفیسر مشمولہ تبصرہ سنسکرت اردُو لغت ص ۱۱۱
6۔ محمد انصار اللہ ، ڈاکٹر، مقدمہ مشمولہ سنسکرت اُردو لغت ص۱۰
7۔ شکیل پتافی ، ڈاکٹر، تہذیبی خدوخال ، اردو سخن چوک اعظم) لیّہ (اشاعت اوّل نومبر ۲۰۱۵ء ص۶۴
8-عنبر بھراءچی ,سنسکرت شعریات ,لکھنؤ ,یونائیٹڈ بلاک پرنٹرز1999 ,ص6
9-ایضا"،ص7
10-ایضا"،ص8
11-ایضا"،ص9
12-گوپی چند نارنگ ,ساختیات ,پس ساختیات اور مشرقی شعریات ,قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ,نئی دہلی 2004 ,ص338
13-ایضا"،ص347